سے خبردار کرنا ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ اللہ فرماتا ہے:

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ ط (اٰل عمران ۳:۱۱۰) تم وہ بہترین اُمت ہو جسے انسانوں کی خاطر نکالا گیا ہے۔ تم نیکی کا حکم دیتے ہو، بدی سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

حدیث شریف ہے: اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ (مسلم) ''دین نام ہے اس کا کہ لوگوں کو نصیحت کی جائے اور انھیں بھلی بات بتائی جائے''۔

قرآن یہ بھی بتاتا ہے کہ جن قوموں نے اس فریضے کی طرف سے غفلت برتی وہ اللہ کے نزدیک ملعون قرار پائیں:

لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ عَلٰي لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ط ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ كَانُوْا لَا يَتَنَاهَوْنَ عَنْ مُّنْكَرٍ فَعَلُوْهُ ط لَبِئْسَ مَا كَانُوْا يَفْعَلُوْنَ ۝ (المائدہ ۵:۷۸-۷۹) بنی اسرائیل میں سے جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ان پر داؤدؑ اور عیسٰیؑ ابن مریم کی زبان سے لعنت کی گئی کیوں کہ وہ سرکش ہوگئے تھے اور زیادتیاں کرنے لگے تھے۔ انھوں نے ایک دوسرے کو بُرے افعال کے ارتکاب سے روکنا چھوڑ دیا تھا۔ بڑا بُرا عمل تھا جو وہ کر رہے تھے۔

اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ اس اہم دینی فریضے کی ادائی میں مساجد کا بھی رول ہو اور اس عظیم الشان پلیٹ فارم سے لوگوں کی سیاسی اور فکری تربیت کا عمدہ انتظام ہو۔ ضرورت اسی بات کی ہے کہ اس عظیم منبر سے مسلمانوں کو ان کے دینی، سیاسی اور ملّی مسائل سے آگاہ کیا جائے اور ان مسائل کا حل پیش کیا جائے۔

مجھے یاد ہے کہ ۱۹۵۶ء میں جب مصر پر دشمنوں نے حملہ کیا تھا تو وزارت اوقاف کی طرف سے مجھے حکم ملا تھا کہ مَیں قاہرہ کی ایک بڑی جامع مسجد میں جمعہ کا خطبہ دوں اور لوگوں میں دشمنوں کے خلاف جذبوں اور حوصلوں کا اضافہ کروں۔ وقت کا شدید تقاضا تھا کہ مَیں اس منبر کو سیاسی اور جنگی مسائل پر خطبہ دینے کے لیے استعمال کروں اور میں نے ایسا ہی کیا۔ اس کے خاطر خواہ مفید نتائج برآمد ہوئے، حالاں کہ خود مصری حکومت نے اس سے قبل مجھ پر ہر قسم کی تدریسی وتقریری پابندی لگا رکھی تھی۔

مسجدوں میں ایسے خطبے بھی دیے جاسکتے ہیں جن میں حکومت کی غلط اور غیر مفید پالیسیوں پر تنقید کی جائے اور اربابِ حکومت کو ان کی کوتاہیوں سے آگاہ کیا جائے، بشرطیکہ ان خطبوں میں نام لے کر کسی خاص شخص کو لعن طعن کرنے سے پرہیز کیا جائے اور ان تمام باتوں سے اجتناب کیا جائے، جو شرعی حدود سے تجاوز کرتی ہوں۔ یہ بات بھی ذہن نشین رہنی چاہیے کہ مسجدوں کے خطبے اصلاحِ معاشرہ اور اقامتِ شریعت کے لیے ہوتے ہیں۔ اس لیے اس بات کی ہرگز اجازت نہیں دی جاسکتی کہ برسرِ اقتدار پارٹی یا اپوزیشن پارٹیاں محض سیاسی پروپیگنڈوں کے لیے مسجدوں کو استعمال کریں۔ (ڈاکٹر یوسف القرضاوی)

مسلمان عورت کا قادیانی سے نکاح

سوال: میرا نکاح پانچ برس قبل ایک شخص کے ساتھ ہوا۔ مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ یہ صاحب پیدایشی قادیانی (احمدی) ہیں۔ نکاح کے وقت بھی قادیانی خیالات رکھتے تھے۔ افسوس کہ مجھے اور میرے خاندان کو اس جماعت کے بارے میں پہلے کچھ علم نہ تھا۔ نکاح کے بعد مجھے زبردستی درج ذیل عقائد ماننے کو کہا گیا:

- مرزا غلام احمد قادیانی مہدی ہیں۔ ان پر اللہ کی طرف سے وحی آتی تھی۔
- حضرت عیسیٰؑ کی وفات ہوگئی ہے۔ اب وہ دنیا میں واپس نہیں آئیں گے۔
- پنجاب میں واقع قادیان مثلِ مکہ ہے، جس کی زیارت سے حج کا ثواب ملتا ہے۔

مجھے ایک 'بیعت فارم' دیا گیا اور اس پر دستخط کرنے کو کہا گیا۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ ''میں خود کو احمدیہ جماعت میں شامل کرتی ہوں۔ میرا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم 'خاتم النبیین' ہیں اور حضرت مرزا غلام احمد وہی امام مہدی ہیں جن کی بشارت حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دی تھی۔ میں حضرت مرزا مسرور احمد کو خلیفۃ المسیح مانتی ہوں اور ان کی اطاعت کا وعدہ کرتی ہوں''۔

میں نے اس فارم پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد مجھے جسمانی اور ذہنی طور پر اذیت دی جانے لگی اور پریشان کیا جانے لگا، جس کی وجہ سے میں بیمار رہنے لگی ہوں۔